بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ

دنیا کے ساز و سامان میں بہترین چیز نیک بیوی ہے

والدین کا پیغام زوجین کے نام

تالیف

حبیب الامت ، عارف باللہ

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث وصدر مفتی

بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور، اعظم گڑھ یوپی انڈیا

خلیفہ و مجاز بیعت

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ وحضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوریؒ

ناشر

مکتبہ الحبیب

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، سنجر پور، اعظم گڈھ، یوپی، انڈیا

پیش لفظ

والدین کا پیام زوجین کے نام یہ حضور واللہ کے کلام کا مجموعہ ہے، جس کی وجہ سے یہ رسالہ قابل ستائش ومحمودہ ہے، اس میں والدین کے ارمان، اور نوشہ کا وقت امتحان، اور نظر اسلام میں دونوں کی شان کا تذکرہ ہے، ماضی کی بندگی اور سسرالی زندگی پر ایک تبصرہ ہے۔

اس میں مکارم اخلاق کی ایک جھلک جس کو پڑھتے جایئے نہ جھپکے پلک بھی ہے، اس میں بتلایا گیا ہے کہ شادی کا وقت غفلت کے قہقہوں کا، عیش ومسرت کی تالیوں کا نہیں بلکہ پروردگار علیم کے خوف سے قلب سلیم کے ڈرنے اور لرزنے کا ہے کہ ایک عظیم الشان امانت ہمارے مکان میں آنے کو ہے۔

یہ گرانقدر تحفہ اس قابل ہے کہ بوقت شادی سارے مہمان ونوشہ کو پیش کیا جائے خود پڑھیں دوسروں کو سنایا جائے۔ فقط

مفتی حبیب اللہ قاسمی

خادم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، سنجر پور اعظم گڑھ یوپی

مبتداء نکاح

ذرا غور تو فرمائیں، جنت الٰہی ہے اور اس کی یہی دلآویزیاں، ملائکہ قدس اور ان کی یہی زمزمہ سنجیاں، باغ بہشت کا چپہ چپہ انوار الٰہی سے معمور، الطاف کبریائی کا قدم قدم پر ظہور، تخلیق ابوالبشر کی ہوتی ہے، تشریف آوری رونق بزم کائنات حضرت خلیفۃ اللہ کی ہوتی ہے، جنت میں کس لطف و مسرت کی کمی، ہر سو نعمتوں کی بارش، ہر طرف انوار کی تابش، اس کے باوجود اپنے دل کا ایک گوشہ خالی پاتے ہیں، محسوس ایسا ہوتا ہے کہ جیسے اب بھی کوئی خلاء ہے، اتمام نعمت کے لئے یہ نہیں ہوتا کہ جنت کی لذت مادی میں کچھ اضافہ کر دیا جائے، سرورِ روحانی کے سامان میں کچھ اضافہ کر دیا جائے، بلکہ تخلیق ہوتی ہے آدم ہی سے ملتی جلتی لیکن پھر بھی اس سے ذرا الگ ایک اور مخلوق کی "خلق منها زوجها" آدم کا دل تسکین اب جا کر پاتا ہے، اپنے وجود کی تکمیل اب محسوس کرتا ہے، "لیسکن الیها" سوچئے جنت میں کمی کس چیز کی ہو سکتی تھی؟ ہر ممکن لذت خدمت کو حاضر، ہر ممکن مسرت چاکری کو کمر بستہ، لیکن نوازشوں اور بخششوں کی تکمیل جبھی جا کر ہوئی۔ آدم کے حق میں جنت بھی حقیقی معنی میں جنت اسی وقت ثابت ہوئی، جب مرد کے لئے عورت شوہر کے لئے بیوی وجود میں آئی!

یہ انسان آج اس دنیا میں اپنی آرزوؤں کی جنت کی تعمیر کس چیز سے کرنا چاہتا ہے؟ مال و دولت ہو، جاہ و حکومت ہو، زہد و عبادت ہو۔ جو کچھ بھی انسان کو دل و جان سے مرغوب و مقصود ہوتا ہے جس کے چکر میں رات دن ایک کرتا رہتا ہے غور کر کے دیکھئے ان سب کے عقب میں اور ان سب کی تہ میں آخری چیز کیا ہوتی ہے؟ یہی نہ کہ دل کو جمعیت اور طبیعت کو سکون تسلی ہو؟ لیکن بعینہ یہی مقصود تو عورت کی بھی تخلیق سے ہے۔ ”خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا“ ۔ یہ عورت انسان کے لئے مایۂ رحمت و سرمایہ تسکین ہے، اس کی متمم و مکمل ہے۔

☆☆☆

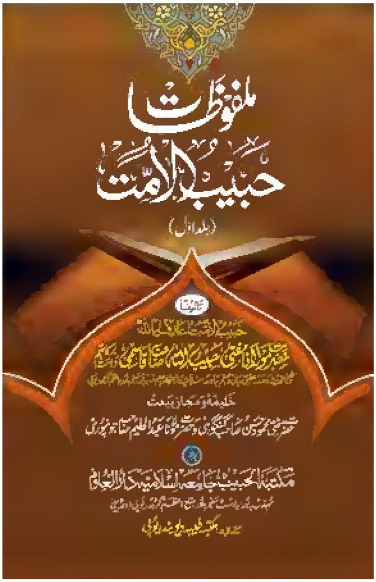
ملفوظات
حبیب الامت
(جلد اول)

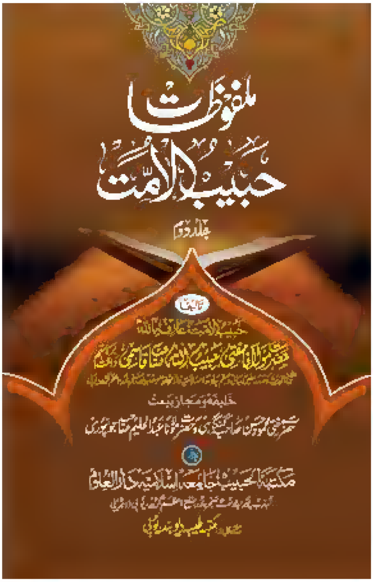
ملفوظات
حبیب الامت
جلد دوم

خبر نکاح

عالم انسانیت جہل اور نادانیوں میں گرفتار، اور فضائے کائنات شرک اور وہم پرستیوں سے تیرہ و تار۔ رحمت حق کو حرکت ہوتی ہے اور حرا کے خلوت نشیں کے لوح قلب پر عالم قدس سے نشر شروع ہوتا ہے، صاحب وحی علیہ الصلوۃ والسلام ہمت کے پہلوان تحمل کے مرد میدان لیکن بہر حال انسان، وحی اول کے تجربہ اور فرشتہ سے پہلے پہل سابقہ کے بعد، جب کاشانہ مبارک کو تشریف لاتے ہیں تو اس حال میں کہ قلب انور ہیبت وحی سے قدرۃً گراں بار، اور جسم اقدس پر خشیت کے مادی آثار، تسکین تشفی عین اس وقت جو دیتی ہے اور پیشانی مبارک سے اندیشے کا پسینہ جو پوچھتی ہے، آپ کو یاد ہے وہ کون سی ہستی تھی؟ رفیقۂ زندگی شریک شادی وغم، مونس راحت والم، حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا۔

عورت کی قدر اسلام کی تاریخ میں آپ نے دیکھی؟ بیوی کا مرتبہ رسول کے مابین آپ نے پہچانا؟ ہے کوئی اس کے مقابل کی چیز عورت کے لفظی ہمدردوں کے دفتر عمل میں؟ نسائیت کے رجز خوانوں کے نعرہائے بے محل میں؟

اس کے بعد اب زندگی کے آخری لمحات کا مطالعہ کیجئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں، عالم ناسوت میں یہ شمع جمال ہمیشہ کے لئے

گل ہونے کو ہے، امت پر اس سے بڑھ کر قیامت خیز گھڑی اور کونسی آ سکتی ہے؟ صحابہ کرام ایک سے ایک بڑھکر، شیدائے رسول انام صدہا کی تعداد میں لیکن تاریخ و سیرت کی زبان سے شہادت لیجئے کہ انتزاعِ روح سے قبل اور عین مفارقتِ روح کے وقت سر مبارک کس کے زانو پر ہے؟ عین لقاءِ حق کے وقت کس خوش نصیب کے نصیب میں ہے کہ جسدِ اقدس کے سہارے اور تکیہ کا کام دے؟ نہ ابوبکرؓ کے نہ عمرؓ کے نہ عثمانؓ کے نہ علیؓ کے نہ جاں باز رفیقوں کے، نہ محبوب عزیزوں کے، بلکہ شریک حیات عائشہ صدیقہؓ کے۔

☆☆☆

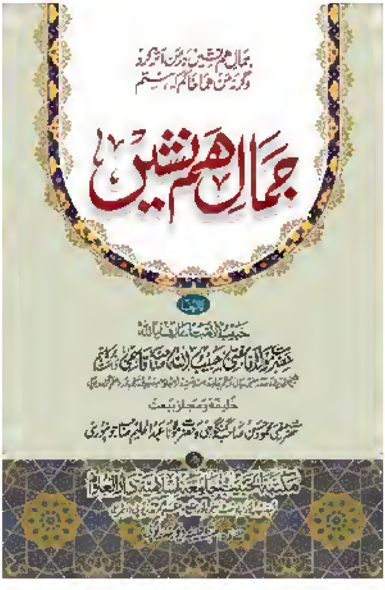
جمالِ ہم نشیں

لکل شئ صقالۃ وصقالۃ القلب ذکر اللہ
حبیب السالکین

نوشہ کا وقت امتحان

لڑکوں کو مبارکباد اس وقت نہیں دیجاتی، جب وہ امتحان کے کمرہ میں پرچہ حل کرنے کو داخل ہوتے ہیں، مبارکبادی کا وقت وہ ہوتا ہے جب کامیابی کا گزٹ چھپ چکتا ہے، آج کی محفل کا نوشہ سن لے کہ یہ وقت عملی زندگی کے سب سے بڑے امتحان میں داخلہ کا وقت ہے، نکاح کا وقت بلوغ کے بعد ٹھہرایا گیا ہے، اور رضامندی صرف بالغ ہی کی معتبر ہوتی ہے لیکن خود بلوغ کے معنی کیا ہیں، یہی نہ کہ ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگیا، اور روح وجسم اور قلب ایک عظیم الشان ذمہ داری کے اٹھانے کو تیار ہوگیا، نفس خوش نہ ہو کہ عمر بھر کے لئے خدمت کو ایک باندی ہاتھ آ گئی، یہ تخیل اور جہاں کہیں کا ہو، اسلام کا تخیل یقیناً نہیں، وقت غفلت کے قہقہوں کا عیش ومسرت کی تالیوں کا نہیں، مقام قلب سلیم کے ڈرنے اور لرز جانے کا ہے، ایک عظیم الشان امانت سونپی جارہی ہے، اور ایک اپنے برابر کی انسانی ہستی کی خبر گیری کا بار سر پر آپڑنے کو ہے۔ ع

امتحان گاہ کو تو عیش کی مجلس نہ سمجھ

☆☆☆

ماضی و مستقبل کا تقابل

اب تک صرف کھانا تھا اب کھلا نا بھی ہوگا، جیسا خود کھایا ویسا ہی کھلا نا ہوگا ’’ان تطعمها اذا طعمت‘‘ اب تک صرف پہنا تھا اب پہنانا بھی ہوگا ’’وتکسوها اذا اکتسئت ‘‘ عیب جوئی نکتہ چینی، دل شکنی سے زبان روکنی ہوگی، و لا تقبح ، جو کچھ بھی ہو خیرات کی مد میں نہو، بھیک منگی کی جھولی میں ٹکڑا ڈال دینے کی حیثیت سے نہ ہو، معاملات کے برتنے کا طریقہ بہتر سے بہتر اور شائستہ سے شائستہ ہو، آیئے آقاءِ مدنی کے اصل الفاظ سناؤں:

الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن (ترمذی)

ان آداب کے ساتھ ساتھ انسان کے شرف و بزرگی کا معیار بھی ہاتھ میں دیا ہے۔

ان من اكمل المؤمنين ايماناً أحسنهم خلقا والطفهم بأهله (ترمذی)

مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے بہترین ہو، اور اپنے اہل کے حق میں نرم ترین ہو، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں بجائے **الطفهم باهله** کے **خيار كم خيار كم لنساء هم** کے الفاظ آئے ہیں، تم میں بہتر وہ ہے جو بہتر ہو اپنی عورتوں کے حق میں۔

مکارم اخلاق کی ایک جھلک

ایک مرتبہ شب میں بستر مبارک سے اٹھکر مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت کا خیال آتا ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ آہستہ سے اٹھے، ردائے مبارک آہستہ سے ہٹائی، حجرہ کا دروازہ آہستہ سے کھولا، ہر ہر جنبش میں آخر آہستگی کا اہتمام کیوں؟ اس لئے کہ پاس ہی آرام فرمانے والی ایک خاتون عائشہ صدیقہؓ کی راحت و آسائش میں بلاضرورت خلل نہ پڑے، لیکن افسوس آج کا مسلمان بیوی کو بن داموں کی کنیز سمجھتا ہے، حالانکہ سرور کائنات نے ایک نعمت قرار دی ہے، ’’**خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة**‘‘ (مشکوۃ) (دنیا کے ساز وسامان میں بہترین چیز نیک بیوی ہے)۔ ایک مقام پر دوسرے الفاظ میں یہ فرمایا ’’**خیر کم خیر کم لاھله وانا خیر کم لاھلی**‘‘ (ترمذی) (تم میں بہترین انسان وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر ہو اور میں تم سے بہتر ہوں اپنے اہل کے حق میں)۔

☆☆☆

نکاح اسلام کی نظر میں

نکاح اسلام کی نظر میں ایک معاہدہ ہے ایک طرف سے اطاعت وخدمت کا، دوسری طرف سے حفاظت وکفالت کا، اور دونوں طرف سے محبت وامانت کا رفاقت کا ”**وجعل بینکم مودة ورحمة**“ ایک نسبۃً ضعیف ونازک زبان حال ہار رہی ہے کہ اپنے کو دوسرے کے سپرد کر رہی ہوں، دوسرا نسبۃً قوی اور صاحب اقتدار قول دے رہا ہے کہ میں دوسرے کی ذمہ داری کو قبول کر رہا ہوں، اور دونوں اس قول وقرار پر گواہ ٹھہرا رہے ہیں۔

گرہ لگالیں، یاد رکھیں کہ یہ معاہد دو چار یوم کا نہیں پوری زندگی کا ہے، ایسا نہ ہو کہ عمر کے کسی مرحلہ میں، حیات منزل کے کسی شعبے میں، غفلت کے کسی لمحہ میں، نگاہ استقامت بھٹک جائے، قدم ثبات پھسل جائے، مرد چونکہ ٹیم کا کپتان ہے، قوام ہے، با اختیار ہے، ”**الرجال قوامون علی النساء، وللرجال علیهن درجة**“ اس لئے سرور کائنات فخر رسل نے مردوں ہی کو خطاب فرمایا ”**اتقوا الله فی النساء**“ اللہ سے عورتوں کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرتے رہو۔

پرہیز کی تاکید اسی کو کی جاتی ہے جس سے بد پرہیزی کا خطرہ زیادہ ہو، اور اختیارات محدود اسی کے کئے جاتے ہیں جسے حکمرانی کا اختیار ہو، اسی وجہ سے حدیث

کی ہر کتاب میں ”کتاب النکاح “ کے ماتحت ایک باب ”عشیرۃ النساء “ یا اس کے مثل ملے گا، جس میں بیوی کے ساتھ حسن معاشرت رفق و ملاطفت کی تفصیل وتاکید ملے گی۔ اور سب تفسیر ہوگی و عاشروھن بالمعروف کی۔

☆☆☆

حیاتِ حبیب الامت
جلد اول

حیاتِ حبیب الامت
جلد دوم

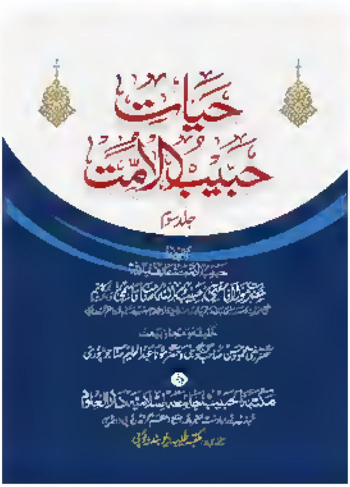
حیاتِ حبیب الامت
جلد سوم

حیاتِ حبیب الامت
جلد چہارم

لڑکی اور ماضی کی ایک جھلک

اے میری بیٹی!

آج تو اپنی آزادی کو قید میں تبدیل ہوتے دیکھ رہی ہے، اپنا گھر اجاڑ کر دوسرے کا گھر آباد کرنے جارہی ہے، یہ صحیح ہے کہ بے فکری کی جو نیندیں اب تک سوئی وہ آج ختم ہورہی ہے اس گھر سے بے گھر ہورہی ہے جسے آنکھ کھولکر اپنا گھر سمجھا تھا، وہ درودیوار چھوٹ رہے ہیں جہاں پیدا ہوئی، پلی بڑھی، الگ ہورہا ہے وہ مکان جہاں عمر کی اتنی منزلیں گذریں ہنس ہنس کر اور کھیل کھیل کر، جدا ہورہا ہے وہ گھروندا جسے گرمیوں چھاؤں اور جاڑوں کی دھوپ میں سیکڑوں بار سنوارا سجایا، جہاں بیٹھ کر بارہا اپنی گڑیوں کو پہنایا اور بیاہا، پرایا ہورہا ہے وہ صحن جس میں مدتوں دوڑی کھیلی گری، اٹھی، بے وفا نکل رہے ہیں وہ دالان جن میں بارہا ضدیں کیں، روئی، مچلی، چھوٹ رہا ہے گھر کا وہ کونا جہاں بھائیوں سے لڑی، بہنوں سے بگڑی، ماں سے روٹھی، آنکھیں ترسیں گی ساری عمر ساتھ کی جھولا جھولنے والیوں کو، دل ڈھونڈھے گا زندگی بھر پاس بیٹھ کر لیٹ کر کہانی سننے والیوں کو۔

اے بچھڑنے والی اللہ کی بندی اور خود رورو کر گھر بھر کو رلانے والی امانت الٰہی سن اور سمجھ اس وقت سے بچنے کی صورت اگر ممکن ہوتی تو امت کی لڑکیوں میں اس کی

حقدار سب سے بڑھکر ابو بکرؓ ہی کی بیٹی ہو سکتی تھی اور یا پھر ان سے بھی بڑھکر آقائے ابو بکرؓ کی صاحبزادی، جب عائشہؓ اور فاطمہؓ کو اسی راہ پر چلنا پڑا، اور اس منزل سے گذرنا پڑا تو دنیا کی کسی اور لڑکی کی بساط کیا ہے ان کی کنیزی تیرے لئے باعث فخر اور جو قدم بھی ان کی پیروی میں اٹھ سکے تیرے لئے سرمایۂ نجات، آنسو رنج کے نہیں خوشی کے بہا کہ آج پیروی کس کی نصیب ہو رہی ہے۔

خوش نصیب لڑکی!

نکاح کوئی مصیبت نہیں، نہ دنیا والوں کا نکالا ہوا کوئی نیا دستور یہ تو ایک عبادت ہے پروردگار کی رضا جوئی کا، مالک سے رابطہ قائم کرنے کا، آقا و مولا فرماتے ہیں النکاح سنة الانبیاء نکاح انبیاء کا طریقہ ہے۔

☆☆☆

جذب القلوب

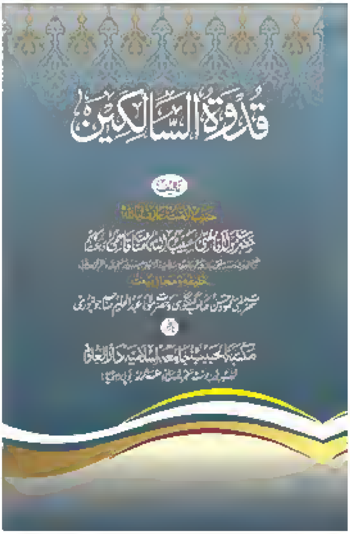
قدوۃ السالکین

سسرالی زندگی

سسرال کی زندگی یقیناً سخت، اور سسرال والوں کی اطاعت کی منزل بلاشبہ کٹھن، ساس کے طعنے ایسے کہ پتھر کے جگر میں ناسور ڈال دیں، اور بدمزاج شوہر کی سخت گیریاں تو وہ عذاب ہیں کہ شاداب سے شاداب پھول کو دم بھر میں سوکھا کر کانٹا بنا کر رکھ دیں، لیکن مسلمان لڑکی کو یہ تعلیم ملی ہے کہ کڑوے عرق کے ہر قطرے کو شربت کا گھونٹ سمجھے بچپن ہی میں یہ آواز کان میں آئی ہوگی کہ سجدہ اگر مخلوق میں کسی کے لئے جائز ہوتا تو شوہر کے لئے۔ **عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو امرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة أن تسجد لزوجها ولو ان رجلا امر امرأته ان تنقل من جبل احمر الى جبل اسود ومن جبل اسود الى جبل احمر لكان لها ان تفعل** (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اگر کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت ہی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اور مرد اگر اپنی بیوی کو حکم دے پتھر کے منتقل کرنے کا لال پہاڑ کی طرف سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ کی طرف سے لال پہاڑ کی طرف جب بھی عورت پر حق ہے کہ اس کام کو بجالائے۔ اور مشقتیں رائیگاں نہیں جاتیں جس نے شوہر کا یہ درجہ بنایا ہے اس نے یہ

بشارت بھی دی ہے کہ ایسی اطاعت گذار بیوی اور جنت کے درمیان کوئی روک نہیں۔

عن ام سلمة تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة (ابن ماجہ)

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس کسی عورت کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہے تو بس وہ جنت میں داخل ہو گئی۔

اے جدا ہونے والی صبر وشکر کی پتلی! شریف بچیوں کو پہلا سبق اطاعت کا ملتا ہے، خدمت گذاری کا ملتا ہے، اپنے دل کو مار کر، کچل کر، دوسرے کا جی خوش کرنے کا ملتا ہے، وقف سمجھ لے آج سے اپنی زندگی، خدمت کے لئے اطاعت کے لئے، صبر کے لئے، زہر میں قند کا مزا حاصل کرنا سیکھ، سوکھی روٹی کے ٹکڑے ملیں تو جنت کے خوان سمجھ، پھٹے پرانے کپڑے پہننے میں آئیں تو زر و جواہر خیال کر، زبان درازیاں ہوں تو اپنے کانوں کو بہرا بنا لے آوازیں کسی جائیں تو اپنی زبان پر مہر لگا لے، کلیجہ میں نشتر بنکر ہر چبھنے والے طعنے کو ماں کا لاڈ و پیار سمجھ، صبر وضبط کے ساتھ شکر واطمینان کے ساتھ زندگی ساری کی ساری گذار دے اور دنیا کو دکھا جا کہ اپنے بڑوں کے نام کی لاج رکھنے والیاں، خدائے واحد کی بندیاں، رسول برحق کی باندیاں، عائشہ وفاطمہ کے قدموں پر نثار ہو جانے والیاں، اس صدی میں بھی کیسی ہوتی ہیں۔

ہم سب دل سے دعاء گو ہیں، پوری زندگی، سدا بہار رہے پھولو، پھلو، بڑھو، چڑھو۔ خداوند قدوس نصرت فرمائے، آمین یارب العالمین

عورتوں (بیوی) کے لئے خصوصی ہدایات

۱۔ غیر محرم سے پردے کا اہتمام کرے

۲۔ نامحرم کے ساتھ سفر سے مکمل پرہیز کرے۔

۳۔ اخبار بینی، ناول، افسانہ اور دیگر منہیات کے پڑھنے اور دیکھنے سے پرہیز کرے۔

۴۔ شادی کے بعد گھر والوں کے حقوق کی نگہداشت کرے۔

۵- نماز، روزہ، تلاوت کے ساتھ ذکر واذکار کا اہتمام کرے۔

۶۔ شوہر سے لڑائی جھگڑا اور اختلاف سے حتی الامکان گریز کرے۔

۷۔ تکلف اور تصنع سے اپنے کو بچائے۔

۸۔ تقریبات اور سفر میں بلاضرورت زیب وزینت سے پرہیز کرے۔

۹۔ جب عورتوں سے ملاقات ہو ان سے سلام ومصافحہ کرے۔

۱۰۔ شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر چندہ وغیرہ نہ دے۔

۱۱۔ شوہر کے مال واسباب کی نگہ بانی بیوی پر واجب ہے۔

۱۲۔ شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر اپنے رشتہ داروں کو ہرگز نہ دے۔

۱۳۔ جن اعضاء کا غیر محرم سے چھپانا ضروری ہے ان کو کافر عورتوں سے بھی چھپانا

ضروری ہے۔

۱۴۔ عورتوں کو اپنے پیر و مرشد سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔

۱۵۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں عورتوں کو کوتاہی سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۱۶۔ عورتوں کو اولاد کی شادی بیاہ میں زائد خرچ پر شوہر کو مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۷۔ عورتوں کو اپنی اولاد کو نماز کی پابندی کی عادت ڈالنا چاہیئے۔

۱۸۔ پاکی اور ناپاکی کے مسائل جاننا عورتوں کے لئے ضروری ہے۔

۱۹۔ عورتوں کو اپنے شوہر کی خدمت اور اطاعت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

۲۰۔ عورتوں کے لئے بقدر کفایت دینی تعلیم ضروری ہے۔

۲۱۔ عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲۲۔ عورتوں کو اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالنے کی خود فکر کرنی چاہیئے۔

۲۳۔ عورتوں کو مردوں کو دین دار بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

۲۴۔ عورتوں کو ہر طرح کی بے حیائی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲۵۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کی تعظیم بجا لائے اور اس کی ناشکری سے پرہیز کرے۔

۲۶۔ فیشن کی چیزوں سے عورتوں کو دور رہنا چاہیئے۔

۲۷۔ عورتوں کو چاہیئے کہ بقدر ضرورت قرآن اور حدیث اور ضروری مسائل کی تعلیم ضرور حاصل کرے۔

۲۸۔ بہو کو چاہئے کہ ساس سے سوچ سمجھ کر بات کرے۔

۲۹۔ کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت ہوتی ہے اس لئے اس کا ہمیشہ خیال رکھے۔

۳۰۔ عورت کو غیبت سے بالخصوص پرہیز کرنا چاہئے۔

۳۱۔ ساس کو چاہئے کہ بہو کو تنگ نہ کرے اور تحمل سے زیادہ اس پر کام کا بوجھ نہ ڈالے۔

۳۲۔ عورتوں کو چاہئے کہ شوہر کے گھر میں آتے ہی شوہر سے دل آزار بات سے گریز کرے۔

۳۳۔ شوہر کا بیوی کو پردے میں رکھنا ظلم نہیں ہے۔

۳۴۔ عورتوں کو ازواج مطہرات اور حضرات صحابیات کا نمونہ تلاش کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۳۵۔ عورتوں کے لئے اجنبی کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۳۶۔ عورتوں کا رشتہ خاندان میں کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۳۷۔ گھر کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورت کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔

۳۸۔ دکھلاوے کی نیت سے قیمتی کپڑا اور زیور پہننا حرام ہے۔

۳۹۔ عورتوں کو بالخصوص سوچ سمجھ کر زبان کھولنی چاہئے۔

☆☆☆

مردوں (شوہر) کے لئے خصوصی ہدایات

۱۔ عورتیں رعایت کی مستحق ہیں اس لئے مردوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک اور رعایت کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

۲۔ عورتوں پر تشدد کرنا مارنا پیٹنا مجرمانہ، بزدلانہ غیر شریفانہ غیر انسانی و غیر اسلامی حرکت ہے۔

۳۔ عورتوں کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا نبوی اور پسندیدہ عمل ہے۔

۴۔ عورتوں کی دلجوئی کرتے رہنا بھی عورتوں کا مردوں پر حق ہے۔

۵۔ عورتوں کا مہر معاف کر دینے کے باوجود عورتوں کے مہر کی ادائیگی کا اہتمام والتزام کرنا چاہئے۔

۶۔ مرض الموت میں بیوی کا مہر معاف کرنا معتبر نہیں۔

۷۔ عورتوں کی معقول بات شوہروں کو قبول کرنا چاہئے۔

۸۔ شوہروں کو چاہئے کہ بیوی کو نمازی بنانے کی تلقین اور تدبیر میں کوتاہی نہ کرے۔

۹۔ شوہروں کو چاہئے کہ اپنی وسعت کے مطابق بیوی کو جیب خرچ دیا کرے

تا کہ وہ اس سے اپنی ذاتی ضرورت پوری کر سکے۔

۱۰۔ گھر والوں کا بہو کے ساتھ نوکرانی جیسا برتاؤ کرنا مذموم حرکت ہے۔

۱۱۔ کھانے پینے کی چیزیں مثلاً نمک مرچ کی کمی زیادتی پر بیوی سے ترش کلامی خلافِ مروت ہے۔

۱۲۔ شوہر کو چاہئے کہ بیوی سے مناظرہ نہ کرے حتی الامکان اس سے گریز کرے۔

۱۳۔ والدین جہیز کے نام پر بچیوں کو جو کچھ دیتے ہیں وہ بیوی کی ملک ہوتی ہے، شوہر یا اس کے اہل خانہ کا اس میں تصرف درست نہیں۔

۱۴۔ گاہ بگاہ بیوی کی دلجوئی کرتا رہے اور حدود شرعیہ اور وسعت کے مطابق ہدیہ تحفہ دینے سے گریز نہ کرے۔

۱۵۔ اگر گھریلو کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو میاں بیوی تنہائی میں بیٹھ کر حل کر لیا کریں بچوں کے سامنے لڑائی جھگڑے سے مکمل گریز کریں۔

۱۶۔ بیوی کی شکایت بچوں سے یا بیوی کے رشتہ داروں سے نہ کرے یہ غیر اسلامی طریقہ ہے۔

۱۷۔ گھریلو کام کاج میں بیوی کو مشورہ میں شریک کر لیا کریں اس سے آپسی اتحاد و اتفاق باقی رہتا ہے۔

۱۸۔ راز کی ساری باتیں بیوی کو نہ بتائیں عورتوں کا ہاضمہ اکثر کمزور ہوتا ہے۔

۱۹۔ عورتوں میں بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو مردوں میں نہیں ہیں ان سے

حسب موقعہ وضرورت استفادہ کرتے رہیں۔

۲۰۔ بیوی پر اس کی طاقت سے سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں تحمل و برداشت کا خیال رکھیں۔

۲۱۔ ذرائع آمدنی اور کل آمدنی کا حساب و کتاب اپنی ذات تک محدود رکھیں، بیوی سے شیئر نہ کریں۔

۲۲۔ بیوی کے اعزاء و اقارب کے اکرام و احترام کا خیال رکھیں، بدسلوکی سے پرہیز کریں۔

۲۳۔ بیوی سے استفادہ میں حدود شرعیہ اور اسلامی تعلیمات کا لازمی طور پر خیال رکھیں، اس سے تجاوز نہ کریں۔

۲۴۔ منہیات وممنوعات سے مکمل اجتناب کریں، حدود کو ہرگز نہ توڑیں۔

۲۵۔ اندرون خانہ کے لوازمات میں بیوی کو اتنا اختیار ملنا چاہئے کہ وہ اپنی مرضی سے امور خانہ داری کو بہتر انداز میں سنبھال سکے، ہر چیز میں وہ دوسروں کے دست نگر نہ ہو۔

۲۶۔ شادی سے پہلے کسی عالم جو فقیہ بھی ہو میاں بیوی کے حقوق کا علم قرآن وحدیث کی روشنی جان لینا چاہئے تا کہ اسلامی معاشرت سے مکمل واقفیت حاصل ہو جائے۔

۲۷۔ تلک اور ضرورت سے زائد جہیز کے مطالبہ سے مکمل گریز کرے یہ غیر اسلامی طریقہ ہے۔

۲۸۔ اپنی حیثیت کے مطابق نان ونفقہ کی ادائیگی میں شوہر کوتاہی نہ کرے۔

۲۹۔ بیوی کے رہنے کا مناسب انتظام کرے، پورے گھر کی خادمہ اور نوکرانی بنا کر نہ چھوڑ دے۔

۳۰۔ جلدی سے جلدی مہر کی ادائیگی کی کوشش کرے۔

۳۱۔ گھریلو کام کاج کے ساتھ اسلامی فرائض وواجبات کی تعلیم کا بھی خیال رکھے۔

۳۲۔ اگر بیوی میں نشوز اور نافرمانی مسلسل پائی جائے تو قرآنی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ''فعظوہن'' پر عمل کرے، یعنی افہام وتفہیم، وعظ ونصیحت کی راہ اختیار کرے، اگر اس سے بھی بات نہ بنے تو ''واہجروہن فی المضاجع'' پر عمل کرتے ہوئے اپنا بستر الگ کرلے، اگر اس سے بھی بات نہ بنے تو ''واضربوا علیھن'' پر عمل کرے اور اسی کا دوپٹہ لے کر لپیٹ کر علامتی طور پر اس کی کمر پر مارے، اس سے بھی بات نہ بنے تو ایک حکم شوہر کی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے بیٹھیں اور طرفین کی بات سن کر کوئی بیچ کی راہ نباہ کی نکالیں۔

اگر یہ تدبیر بھی فیل ہوجائے تو طہر یعنی پاکی کی حالت میں صرف ایک طلاق بیوی کو دے۔

اللہ تعالیٰ ہر نوجوان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

تعارف حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم

حبیب الامت، عارف باللہ، حضرت، مولانا، الحاج، حافظ، قاری، **مفتی حبیب اللہ** صاحب قاسمی دامت برکاتہم چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی، دارالعلوم دیوبند کے اکابر فضلاء میں سے ہیں۔ جنہوں نے پوری زندگی خدمت دین، تبلیغ دین، اشاعت دین کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کی شخصیت اہل علم، اہل افتاء، اہل تدریس، اہل خطابت، اہل قلم میں معروف ومشہور ہے۔ آپ نے میزان سے دورۂ حدیث بلکہ افتاء وتخصص فی الحدیث تک کی تعلیم ایک زمانہ تک دی ہے اور دے رہے ہیں۔ تمام علوم وفنون پر آپ کی نگاہ ہے آج آپ کے ہزاروں ہزار فیض یافتہ تلامذہ ہندو بیرون ہند ہمہ جہت دینی وعلمی خدمات میں مصروف ہیں۔

آپ کے رشحات قلم کی تعداد ۴۰ ہے جن سے دنیا استفادہ کررہی ہے۔ بالخصوص التوسل بسید الرسل، نیل الفرقدین فی المصافحۃ بالیدین، اُحب الکلام فی مسئلۃ السلام، جذب القلوب، مبادیات حدیث، حیات حبیب الامت (اول، دوم، سوم، چہارم)، حضرات صوفیاء اوران کا نظامِ باطن، تصوف وصوفیاء اوران کا نظام تعلیم وتربیت، حبیب السالکین، حبیب العلوم شرح سلم العلوم، صدائے بلبل، حبیب الفتاوی، رسائل حبیب (جلد اول، دوم)، تحقیقات فقہیہ، التوضیح الضروری شرح

القدوری، ملفوظات حبیب الامت (جلد اول و دوم)، اک چراغ، جمال ھمنشیں، جیسی اہم تصنیفات ہزاروں علماء سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ ان میں خاص طور پر حبیب الفتاوی کی آٹھ جلدیں جدید ترتیب، تعلیق وتخریج کے ساتھ مکمل و مدلل اہل افتاء ودارالافتاء کے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے آپ اساسی ارکان میں سے ہیں، اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مدعو خصوصی ہیں، الحبیب ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے بانی و صدر ہیں۔ جس کے تحت درجنوں مکاتب غریب علاقوں میں چل رہے ہیں اور مساجد کی تعمیر کا کام ہورہا ہے اور غرباء ومساکین وبیوگان کی ماہانہ وسالانہ امداد کی جاتی ہے۔

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، سنجرپور، اعظم گڈھ یوپی، انڈیا کے بانی ومہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ جامعہ کے دارالافتاء والقضاء کے آپ رئیس وصدر ہیں، اور ہندوستان کے دیگر بہت سے اداروں کو آپ کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے، دینی، علمی، ملی خدمت آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

روحانی اعتبار سے آپ کا تعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا **محمد زکریا** صاحب نوراللہ مرقدہ سے ہے اور ایک طویل زمانہ تک ان کی صحبت میں رہنے اور اکتساب فیض کا موقع آپ کو دستیاب ہوا ہے، بعد کے اکابرین میں حضرت مفتی **محمود حسن** صاحب گنگوہیؒ وحضرت قاری **صدیق احمد** صاحب باندویؒ وحضرت مولانا **عبد الحلیم** صاحب جونپوریؒ کی خدمت میں رہنے اور

فیوض و برکات کے حاصل کرنے کا ایک طویل زمانہ تک شرف حاصل رہا ہے۔ اور الحمد للہ حضرت مفتی **محمود حسن** صاحب گنگوہیؒ اور حضرت مولانا **عبدالحلیم** صاحب جونپوریؒ سے **اجازت بیعت** بھی حاصل ہے۔ روحانی اعتبار سے آپ کے فیض یافتہ ہزاروں ہزار افراد ہند و بیرون ہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آج تک سیکڑوں حضرات آپ سے اجازت بیعت حاصل کر چکے ہیں جو خانقاہی نظام سے وابستہ ہیں۔

میدان خطابت میں اللہ پاک نے آپ کو خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، آپ کا خطاب ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کا مصداق ہوتا ہے، آپ کے خطابات کی مستقل سی ڈی ہند و بیرون ہند میں پائی جاتی ہے۔ اور انٹرنیٹ پر بھی آپ کے خطابات موجود ہیں، جن سے ایک عالَم مستفید ہو رہا ہے۔

(Go You Tube Print Mufti Habibullah Qasmi)

الغرض آپ بہت سے خصوصیات کے حامل ہیں، اللہ پاک نے بے پناہ خوبیوں کا مالک بنایا ہے، اللہ پاک ہم سب کو حضرت والا کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علوم و فیوض سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

تعارف حبیب الفتاوی

فقہ وفتاوی انسانی زندگی کا لازمی جز ہے، اس کے بغیر رضاء الٰہی کا حصول، حدود شرعیہ کی معرفت، حلال وحرام کی تمیز، جائز وناجائز کی پہچان اور اسلامی معاشرت غیر ممکن ہے، یہی وجہ ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر قدم بہ قدم فقہی رہبری اور فتاوی ومسائل کی ضرورت ہر مسلمان محسوس کرتا ہے۔ جس کی تکمیل ہر دور کے اہل علم وارباب افتاء کے ذریعہ ہوتی رہی ہے ''حبیب الفتاوی'' اسی ضرورت کی تکمیل کی ایک کڑی ہے جو ہندوستان کے ممتاز اور مشہور مفتی اور نامور صاحب قلم اور ۴۰ کتابوں کے مصنف حضرت حبیب الامت، عارف باللہ حضرت مولانا الحاج مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم سابق مفتی واستاذ حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور حال شیخ الحدیث وصدر مفتی بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، سنجر پور ضلع اعظم گڈھ یوپی، انڈیا۔ تلمیذ رشید وخلیفہ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند وخلیفہ ومجاز بیعت حضرت مولانا شاہ عبد الحلیم صاحبؒ جونپوری کی جامع تصنیف ہے جن کے قلم سے 40 کتابیں نکل کر اصحاب افتاء علماء امت، زعماء ملت سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

''حبیب الفتاوی'' میں جو علمی گہرائی، احکام شریعت سے آگہی، مطالعہ کی

وسعت، بالغ نظری، فقہی بصیرت، حوادث الفتاوی کا انطباق، جدید مسائل کا حل پایا جاتا ہے وہ دیدنی ہے، مستند کتابوں کے حوالے اور نظائر کے ساتھ تقریبا تمام ابواب پر عام فہم اور دلنشیں اسلوب میں مفصل بحث کی گئی ہے، اردو فتاوی میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، ملک کے درجنوں بزرگ ارباب افتاء، ام المدارس کے علماء فقہاء کی تصدیق وتصویب، عمدہ کاغذ، خوبصورت طباعت، دلکش ٹائٹل کے ساتھ ''حبیب الفتاوی'' کی آٹھ (۸) جلدیں نئی تحقیق وتعلیق اور جدید ترتیب کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہیں جو یقیناً اصحاب افتاء واہل علم واہل مدارس کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

☆☆☆

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ الحبیب، جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور، پوسٹ سنجر پور، ضلع اعظم گڈھ، یوپی، انڈیا

(۲) مکتبہ الحبیب وخانقاہ حبیب گوونڈی ممبئی

(۳) مکتبہ طیبہ دیو بند ضلع سہارنپور

(۴) اسلامک بک سروس پٹودی ہاؤس دریا گنج، دہلی

تعارف تصانیف حضرت حبیب الامت

(۱) حبیب الفتاوی (جلد اول)

(۲) حبیب الفتاوی (جلد دوم)

(۳) حبیب الفتاوی (جلد سوم)

(۴) حبیب الفتاوی (جلد چہارم)

(۵) حبیب الفتاوی (جلد پنجم)

(۶) حبیب الفتاوی (جلد ششم)

(۷) حبیب الفتاوی (جلد ہفتم)

(۸) حبیب الفتاوی (جلد ہشتم)

(۹) تحقیقات فقہیہ (جلد اول)

(۱۰) تحقیقات فقہیہ (جلد دوم)

(۱۱) رسائل حبیب (جلد اول)

(۱۲) رسائل حبیب (جلد دوم)

(۱۳) التوضیح الضروری شرح القدوری (جلد اول)

(۱۴) التوضیح الضروری شرح القدوری (جلد دوم)

(۱۵) ملفوظات حبیب الامت (جلد اول)

(۱۶) ملفوظات حبیب الامت (جلد دوم)

(۱۷) حیات حبیب الامت (جلد اول)

(۱۸) حیات حبیب الامت (جلد دوم)

(۱۹) حیات حبیب الامت (جلد سوم)

(۲۰) حیات حبیب الامت (جلد چہارم)

(۲۱) صدائے بلبل (جلد اول)

(۲۲) حبیب العلوم شرح سلم العلوم

(۲۳) جمال ہم نشیں

(۲۴) حبیب السالکین

(۲۵) تصوف وصوفیاء اوران کا نظام تعلیم وتربیت

(۲۶) حضرات صوفیاء اوران کا نظام باطن

(۲۷) قدوۃ السالکین

(۲۸) جذب القلوب

(۲۹) احب الکلام فی مسئلۃ السلام

(۳۰) مبادیات حدیث

(۳۱) نیل الفرقدین فی المصافحۃ بالیدین

(۳۲) التوسل بسید الرسل

(۳۳) حضرت حبیب الامت کی خدمات جلیلہ

(۳۴) المساعی المشکورۃ فی الدعاء بعد المکتوبۃ

(۳۵) احکام یوم الشک

(۳۶) والدین کا پیغام زوجین کے نام

(۳۷) علماء وقائدین کے لئے اعتدال کی ضرورت

(۳۸) مسلم معاشرہ کی تباہ کاریاں

(۳۹) درود وسلام کا مقبول وظیفہ

(۴۰) اک چراغ

(۴۱) خطبات حبیب الامت

☆☆☆

تعارف جامعہ دار العلوم

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور ضلع اعظم گڈھ یوپی، انڈیا، ضلع اعظم گڈھ کا وہ قابل ذکر وفخر اور معیاری ادارہ ہے، جس کی بنیاد علاقہ کی ضرورت اور وقت کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں حبیب الامت، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم خلیفہ ومجاز بیعت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ وحضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوریؒ نے رکھی، اور انہی کی جہد مسلسل، سعی پیہم اور مخلصانہ کارکردگی اور محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ جامعہ نے تعلیمی وتعمیری اعتبار سے اتنی پیش رفت حاصل کی ہے کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں، اور روز افزوں ترقی ہر گوشہ سے دعوت نظارہ دے رہی ہے، اور جامعہ کا ہر چپہ بزبان حال یہ کہہ رہا ہے:

ہر شئی سے یہاں ہوتا ہے عیاں، فیضانِ علومِ حبیب اللہ
چھایا ہے ہر اک بام ودر پر، لمعانِ نجومِ حبیب اللہ

احاطۂ جامعہ صرف دار العلوم ہی نہیں، بلکہ ایک شہر علم ہے، ظاہری وباطنی، علمی وروحانی اعتبار سے معاصرین پر سبقت حاصل کرچکا ہے۔

ع یہ دار علوم اسلامی صد رشک ضیاء طور بنا

وسیع رقبہ پر آباد یہ شہر علم مدارس اسلامیہ ہند کی تاریخ کا ایک روشن باب بن چکا ہے، اور سیکڑوں طالبان علوم نبوت یہاں رہ کر اپنی علمی تشنگی بجھاتے ہیں، باطنی وروحانی کیفیات کے اعتبار سے یہ ادارہ اپنی مثال آپ ہے، حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم بانی جامعہ کی علمی، روحانی، فکری وذہنی صلاحیتوں کا جلوہ صدرنگ ارتقائی شکل میں ہرطرف عیاں ہے، اس علمی گہوارہ کا اپنی مضبوط کارکردگی، اعلی تعلیم اور اپنے بلندعزائم وحوصلوں میں ایک خصوصی مقام ہے۔

جس کا نمونہ پیش کرنے سے معاصر ادارے تہی دامن ہیں۔

الحمدللہ اس قلیل عرصہ میں 500 طلباء حافظ اور درجنوں عالم اور سیکڑوں مفتی بن چکے ہیں اور تیں (۳۰) طلباء تخصص فی الحدیث سے فارغ ہوچکے ہیں، اور اب تک چالیس (۴۰) کتابیں یہاں سے شائع ہوچکی ہیں اور کئی لاکھ کی کتابیں کتب خانہ میں موجود ہیں جن سے طلباء، اساتذہ استفادہ کررہے ہیں۔ چھوٹے بڑے 80 کمرے تعمیر ہوچکے ہیں، اس کے علاوہ وسیع وعریض مسجد، کتب خانہ، دارالافتاء، دار التصنیف، دارالمطالعہ، دارالمدرسین، پانی کی ٹنکی وغیرہ کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے، اس کے علاوہ الحبیب ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت مکاتب کا قیام، مساجد کی تعمیر کے علاوہ غرباء ومساکین وبیوگان کی وافر مقدار میں ماہانہ وسالانہ امداد بھی کی جاتی ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور عزم وحوصلہ سے نوازے۔ آمین

☆☆☆